جمعہ | 20-جون 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 134 | جمعہ 14 صفر المظفر 1418ھ 20 احسان 1376ھش 20 جون 1997ء

جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
کے لائیو خطابات کا پروگرام

جلسہ سالانہ امریکہ 20 سے 22 جون 1997ء تک منعقد ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو (براہ راست) ٹیلی کاسٹ ہوں گے۔ جلسہ سالانہ امریکہ میں حضرت صاحب کے لائیو خطابات کا پروگرام درج ذیل ہے۔

پروگرام جلسہ سالانہ امریکہ

(پاکستانی وقت کے مطابق)

افتتاحی خطاب - 20 جون بروز جمعہ
رات 11 بجے تا 1 بجے

21-22 جون کی درمیانی رات - لجنہ سے خطاب
رات ایک بجے تا 3 بجے

22- جون بروز اتوار - اختتامی خطاب
رات 8 بجے تا 30-10 بجے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں۔ اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچالیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نصحاللہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار' عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے (۔) اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو' تو استغفار کثرت سے پڑھو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 134)

عبادات کے اثرات وہی محسوس کرتے ہیں جو ان کا حق ادا کرتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس دنیا میں جس قدر فرق ہے وہ احساسات کا ہے۔ ورنہ نتائج اور کیفیات میں کوئی فرق نہیں۔ گرمی اور سردی جو اثر ایک تیز حس والے انسان پر کرتی ہے۔ وہی اثر ایک کم حس والے انسان پر بھی کرتی ہے لیکن ایک تو اس کے اثر کو محسوس کرتا ہے اور دوسرا انہیں احساسات کی کمی کی وجہ سے اس کے اثر کو محسوس نہیں کرتا۔ اسی طرح سورج کی روشنی کو لوگ دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں۔ جو اس کی اہلیت رکھتے ہیں مگر جو اس کے اثر کو محسوس کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے یہ نہیں ہوتا کہ ان کو روشنی نہ پہنچ رہی ہو یا دھوپ کے جو اثرات ہیں وہ ان پر نہ ہو رہے ہوں۔ وہ اثرات دونوں پر ہوتے ہیں۔ ان پر بھی جو انہیں محسوس کرتے ہیں اور ان پر بھی جو محسوس نہیں کرتے۔ گو علیٰ قدر مراتب اثرات پہنچ رہے ہیں۔ مگر پہنچ ضرور رہے ہیں۔ آگے جو فرق ہے وہ ان کے احساس میں ہے۔

پس جب مادی امور میں علیٰ قدر مراتب اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ خواہ کوئی محسوس کرے خواہ نہ کرے۔ تو پھر یہ کس قدر غلط بات ہے۔ اگر ایک شخص (عبادت) کے اثرات کو محسوس نہ کر کے یہ کہہ دے کہ (عبادت) کا کوئی فائدہ یا اثر ہی نہیں۔ ہاں وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنے روحانی احساسات کی کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی فائدہ مجھے نظر نہیں آتا اور اس کا اثر مجھے محسوس نہیں ہوتا۔ ورنہ اس کا اثر اس کو بھی ہوتا ہے جو اس کے اثر کو محسوس کرتا ہے۔ اور اس کو بھی جو محسوس نہیں کرتا۔ گو دونوں کو اثر علیٰ قدر مراتب پہنچتا ہے۔ مگر پہنچتا ضرور ہے۔

بہرحال روحانی معاملہ میں روحانی امور کے اثرات کے متعلق بھی ان لوگوں کی شہادت قابل قبول نہیں ہو سکتی جن کی روحانی حسیں کمزور اور کند ہیں۔ اور انہی کی بات تسلیم کرنی پڑے گی جو روحانی امور کے اثرات کے محسوس کرنے کے اہل ہیں۔ وہ اگر کہہ دیں اور شہادت دے دیں کہ (عبادات) کا فائدہ ہوتا ہے۔ اور ان کے اثر کو ہم محسوس کرتے ہیں تو پھر دوسرے لوگوں کو بھی جن کی حسیں موٹی ہیں اور وہ ان کے اثرات اور فوائد کو محسوس نہیں کر سکتے قبول کرنا پڑے گا کہ بے شک ان کے فوائد ہیں۔ (عبادت) میں ضرور فوائد ہیں۔ مگر ان کے اثرات کو وہی محسوس کرتے ہیں جو اس کے اہل ہیں۔ گو دوسرے لوگ ان کو محسوس نہ بھی کریں لیکن ان کا فائدہ ان کو بھی ضرور پہنچتا ہے۔

میں نے دیکھا ہے قطع نظر اس سے کہ روزہ ایک عبادت ہے۔ اس میں ایسی روحانی راحت اور سکون حاصل ہوتا ہے جو یقیناً جب روزہ نہیں ہوتا محسوس نہیں ہوتا۔ روزہ میں ایسی حالت ہوتی ہے گویا جس طرح سخت سردی اور بارش میں چلتے چلتے انسان ایک گرم مکان میں داخل ہو جائے۔ جس طرح وہ اس گرمی سے یکدم آرام اور اطمینان میں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ رکھ کر انسان اطمینان اور آرام حاصل کرتا ہے۔ لیکن ایسا احساس انہیں کو ہوتا ہے جن کی حس تیز ہوتی ہے۔ وہ اس کو ایسا محسوس کرتے ہیں کہ جس طرح روزہ رکھنے سے پہلے روحانیت کے سورج سے دوری کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہے

باقی صفحہ 7 پر

اسراف کرنے والا اپنے مال کو ضائع کرتا ہے مگر فی سبیل اللہ خرچ کرنے والا اس کو پھر پاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ عزیزہ امتہ النور صاحبہ بنت میاں مبارک احمد صاحب سابق قائد ضلع و ناظم ضلع انصار اللہ فیصل آباد حال دارالرحمت غربی ربوہ کا نکاح بہمراہ مکرم انوار احمد قمر صاحب ابن مکرم اظہر احمد صاحب (وفات یافتہ) آف جرمنی مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 97-6-11 بعد عصر پڑھا۔ عزیزہ امتہ النور صاحبہ حضرت بابو نواب دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (نواں پنڈ قادیان) کی پوتی اور مکرم انور احمد قمر صاحب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ننگلی مربی سلسلہ کا بھانجا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ سلسلہ کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب سیال ایم بی بی ایس (FCPS) ابن مکرم سمیع اللہ صاحب سیال کی تقرری بفضل تعالیٰ بطور سینئر رجسٹرار (Cardialogy) میو ہسپتال لاہور میں ہوئی ہے۔ موصوف نے کئی سال پہلے FCPS کا پارٹ I'II پاس کر لئے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں خدمات کی توفیق بخشے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم اقبال احمد صاحب کارکن وقف جدید کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے بچے کا نام دانیال احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالستار اقبال صاحب معلم وقف جدید کا پوتا اور مکرم مبارک احمد صاحب قالین باف آف سرشمیر روڈ کا نواسہ ہے۔ اللہ نومولود کو خادم دین بنائے۔

ہومیوپیتھی کلاس نمبر 110

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

20- احسان 1376 ہش   20- جون 1997ء

اعمالِ صالحہ سے فتح و نصرت ملتے ہیں

عمل انسان کی زندگی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ جب ہم بظاہر کچھ بھی نہیں کر رہے ہوتے تو اس وقت بھی ہمارے ہاتھ پاؤں اور ہمارے بدن کے دیگر اعضاء کچھ نہ کچھ رہے ہوتے ہیں۔ عام طور پر کسی شخص کو دیکھ کر ہم کہہ دیتے ہیں کہ وہ بیکار ہے۔ لیکن بے کار ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس قسم کا کام اسے کرنا چاہئے۔ یا جس قسم کے کام کی اسے ضرورت ہے وہ نہیں کر رہا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ وہ کچھ کر نہیں رہا۔ بعض اوقات انسان کچھ کر رہا ہوتا ہے اور ہم اس سے پوچھتے ہیں تو وہ کہہ دیتا ہے کہ کیا کروں بیکار ہوں۔ کچھ نہ کچھ تو ضرور کروں گا ہی بے کار ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ جیسے کام میرے لئے مفید ہو سکتے ہیں یا مجھے کرنے چاہئیں۔ وہ میں نہیں کر رہا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ میں بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھا ہوا ہوں۔ کچھ نہ کچھ ضرور کر رہا ہوں۔ چاہے لکڑیاں ہی ادھر سے اٹھا کر ادھر رکھتا ہوں۔ تو دراصل انسانی زندگی کو عمل سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کسی شخص کو حقیقی معنوں میں بیکار نہیں کہا جا سکتا۔ جس کو بیکار کہا جاتا ہے دراصل وہ اپنے کام سے کچھ حاصل نہیں کر رہا ہوتا یا وہ کام اس کے کام کا نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کہ وہ ہاتھ پاؤں نہیں ہلا رہا یہ ممکن نہیں۔

گویا کہ زندگی اور عمل ایک ساتھ چلتے ہیں۔ لیکن عمل کافی نہیں۔ عمل کے لئے عمل صالح ہونا ضروری ہے۔ اگر عمل صالح نہ ہو تو اس عمل پر اتنا فائدہ نہیں جتنا انسانی زندگی کو ملنا چاہئے۔ اور اگر اتنا فائدہ نہ ہو تو محنت بھی اکارت جائے گی۔ محنت کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کچھ کیا جاتا ہے اس کا اتنا اچھا نتیجہ نکلے کہ کام کرنے والا اپنے کام سے مطمئن ہو جائے۔

پس عمل اور عمل صالح میں فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہ ہوگا کہ جو کسی نہ کسی صورت کوئی نہ کوئی عمل نہ کر رہا ہوگا۔ لیکن اگر وہ غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ عمل کرنے میں اور عمل صالحہ کرنے میں فرق ہے۔ عمل صالحہ کرنے سے نہ صرف یہ کہ دنیا سنورتی ہے بلکہ اگلی دنیا بھی سنورتی ہے۔ جہاں تک اس دنیا کے سنورنے کا تعلق ہے خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جو شخص عمل صالح کرتا ہے اس کو ہم فتح اور نصرت دیتے ہیں اور کون ایسا شخص ہے جو اس دنیا میں اپنے اپنے معیار کے مطابق فتح اور نصرت نہ مانگتا ہو۔

فتح اور نصرت دراصل اچھے نتائج کا نام ہے ایسے نتائج کا نام جن کی ہم توقع رکھتے ہیں اور ایسے نتائج صرف اعمال صالحہ ہی سے سامنے آسکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اعمال صالحہ کو ایمان کے ساتھ جوڑا ہے اور وہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں کی ہم نصرت کرتے ہیں۔ ایمان کا یہ مطلب نہیں کہ منہ سے چند ایک عقائد کا ذکر کر دیا۔ عقائد تو درست ہیں اور ان کا ماننا بھی نہایت لازم ہے۔ لیکن اتنا تو کافی نہیں کہ عقائد کا ذکر کر دیا انہیں مان لیا اور سمجھ لیا کہ یہی کافی ہیں۔

ایمان کی کچھ علامتیں ہیں۔ وہ علامتیں ظاہر ہونا چاہئیں۔ خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین اور اس کی صفات کا پوری طرح احساس ایمان کے لئے نہایت ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری زندگی کو دراصل خدا تعالیٰ کی صفات ہی بڑھاوا دیتی ہیں۔ اگر ہم ان پر غور کریں اور ان صفات کو اپنی زندگی میں لاگو کرنے کی کوشش کریں تو یہی بات ہمارے لئے فتح اور نصرت کا باعث بن جاتی ہے۔ یہی وہ بات ہے کہ جسے ہم حقیقی ایمان کہہ سکتے ہیں اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ تقویٰ کا ایک اعلیٰ درجہ ہے۔ گویا کہ حقیقی ایمان ہو تقویٰ کا اعلیٰ درجہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وعدہ ہے کہ وہ فتح اور نصرت عطا کرتا ہے۔ ایسے لوگ بھی جو بظاہر اس قابل نظر نہیں آتے کہ انہیں فتح اور نصرت نصیب ہو جب ان کے دل میں ایمان پیدا ہوتا ہے اور جب وہ متقی بن جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ انہیں ایسے ایسے راستے سکھا دیتا ہے ایسی ایسی طاقتیں عطا کر دیتا ہے کہ فتح اور نصرت از خود ان کے آگے سر جھکانے لگتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے پاؤں چومنے لگتی ہے۔

فتح اور نصرت کے حصول کے لئے یہی دو باتیں انتہائی ضروری ہیں۔ پس سب سے پہلے تو ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ عمل اور عمل صالح میں کیا فرق ہے۔ صرف عمل کرتے رہنا اور یہ نہ سوچنا کہ عمل صالح کیا ہے اور کیا ہم واقعی عمل صالح سے کام لے رہے ہیں یا نہیں۔ ہمارے لئے کسی طرح بھی مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ ہمارے لئے وہ نتائج نہیں پیدا کر سکتا جن کی ہمیں توقع ہوتی ہے ہمارے لئے فتح اور نصرت کو قریب نہیں لا سکتا اور سب سے پہلے تو عمل صالح پر غور کرتے ہوئے اس کی کنہ تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔ اور اپنے تمام اعمال کو اعمال صالحہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اعمال صالحہ ہی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتے ہیں اور جو چیز خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جائے وہی فتح اور نصرت کا نشان بن جاتی ہے۔ انسان بے شک یہ سمجھتا ہے اور یہ سمجھنا ہے بھی درست کہ وہ تو محض لاشئے ہے۔ لیکن وہ از خود تو لاشئے ہے لیکن جب اسے اعمال صالحہ کی پشت پناہی مل جاتی ہے تو گویا وہ خدا تعالیٰ کے قریب سے قریب ہو جاتا ہے اور ایسا کرنے سے اس کے کام صحیح راستے پر چل پڑتے ہیں۔ اس کے نتائج توقع کے مطابق ہوتے ہیں اور وہ کہہ سکتا ہے کہ اسے فتح اور نصرت مل گئی ہے۔

اس کی دنیا میں سب سے بڑی مثال تو رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی ہے۔ ایمان لانے سے پہلے ان میں اعمال صالحہ کہاں تھے۔ آپ عرب کی تاریخ پر غور کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ان میں کوئی بھی ایسی بات نہیں تھی جسے عمل صالح کہا جائے لیکن جب اعمال صالحہ پیدا ہوئے تو ان کی زندگیاں اس قدر تبدیل ہو گئیں کہ وہ زمینی سے آسمانی ہو گئے۔ جو لوگ کچھ بھی نہیں تھے وہ فتوحات پر فتوحات حاصل کرنے لگے اور انہیں خود اس بات کی سمجھ آنے لگی کہ یہ انسانی طاقت اور کوشش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اعمال صالحہ کی توفیق دی ہے۔ اور ان کے اعمال صالحہ کو نوازا ہے۔ اور اعمال صالحہ کو نوازے جانے کی صورت میں انہیں فتوحات اور نصرت ملی ہیں اور یہی وہ فتوحات اور نصرت ہیں جو ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ بن کر سامنے آئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ بڑے بڑے لوگوں کی زندگی کے حالات پڑھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے بڑے لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم تھے ان کی زندگی پر غور کیا جائے تو ہمیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر ایمان لانے سے پہلے وہ کچھ بھی نہیں تھے وہ ایمان لائے اور انہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونے لگے تو وہ دنیا کے استاد بن گئے اور دنیا کو انہوں نے ایسے راستے پہ لگایا کہ بہت سی باتیں جن کا انسانیت کو کبھی علم نہیں تھا۔ ان کے سامنے آگئیں۔ اور دنیا ترقی کرنے لگی۔

پس ایمان اور اعمال صالحہ کی ضرورت ہے اور انہی سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ اور تقویٰ انسان کو خدا کے قریب لے جاتا ہے اور جو لوگ خدا کے قریب ہو جاتے ہیں، فتح و نصرت ان کے قدم چومتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہمارے اعمال اعمال صالحہ بن جائیں۔ ہمارا ایمان ہمیشہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا رہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خوش رہو ہر حال میں اور مسکرانا سیکھ لو
ہر ضرورت مند کے تم کام آنا سیکھ لو
نوعِ انساں کے لئے تنہائی ہے سوہانِ روح
زندگی بُننے کی خاطر تانا بانا سیکھ لو
تم مدد کرتے رہو ظالم کی اور مظلوم کی
جبر کو پیار و محبت سے مٹانا سیکھ لو

ابو الاقبال

حبیب الرحمان زیروی- اسسٹنٹ لائبریرین- خلافت لائبریری- ربوہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکاتیب گرامی

حضرت امام جماعت الاول کے نام

○ مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب...... آج نصف قطعہ نوٹ پانسو روپیہ بذریعہ رجسٹری شدہ پہنچ گیا۔ اب آنمخدوم کی طرف سے پانسو ساٹھ روپے پہنچ گئے اس ضرورت کے وقت جس قدر آپ کی طرف سے غمخواری ظہور میں آئی ہے۔ اس سے جس قدر مجھے آرام پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ جلشانہ دنیاو آخرت میں آپکو تازہ تازہ خوشیاں پہنچائے۔ اور اپنی خاص رحمتوں کی بارش کرے...... میں مبالغہ سے نہیں کہتا۔ اور نہ آپ کی تعریف کے رو سے۔ بلکہ قوی یقین سے خداتعالیٰ نے میرے دل میں یہ جما دیا ہے۔ کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لئے آپ کے دل میں جوش ڈالا ہے اور میری ہمدردی پر مستعد کیا ہے۔ کوئی دوسرا آدمی ان صفات سے موصوف نظر نہیں آتا۔"

والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان 26- جولائی 1887ء)

○ ایک اور خط میں حضرت بانی سلسلہ کی تحریر کا ایک ٹکڑا' صرف قادیان کے موسم اور اطراف کی صورت حال سے آگاہی کرنے کے حوالے سے درج کیا جاتا ہے۔

"...... اس طرف بکثرت بارش ہوئی ہے۔ اور کوئی دن خالی جاتا ہے جو بارش نہیں ہوتی۔ پانی چاروں طرف سمندر کی طرح کھڑا ہے۔ اس لئے ابھی کاغذ نہیں منگوایا گیا۔ دس پندرہ دن تک جب یہ دن کثرت بارش کے گزر جائیں گے تب (اللہ القدیر نے چاہا ہو تو) کاغذ منگوا کر کام شروع کیا جائے گا۔"

(اس خط پر 20- دسمبر 1887ء کی تاریخ درج ہے۔

○ مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب (-)

عنایت نامہ پہنچا۔ میں بہت شرمسار ہوں کہ صرف ایک خیال سے آنمخدوم کی خدمت میں اپنا نیازنامہ ارسال نہیں کر سکا۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے خیال رہا کہ جب تک آنمخدوم جموں میں نہ پہنچ جاویں اور جموں سے خط نہ آجائے تب تک کوئی پتہ و نشان پختہ نہیں ہے جس کے حوالہ سے خط پہنچ سکے۔ اگر یہ میری غلطی تھی تو امید ہے کہ معاف فرمائیں گے بقیہ نصف قطعہ نوٹ لہ اللہ بھی پہنچ گئے تھے۔ اب آنمخدوم کی طرف سے کل آٹھ سو روپیہ قرضہ مجھ کو پہنچ گیا ہے۔ اور میں نہایت ممنون کہ آنمکرم (-) سچے دل سے اور پورے جوش سے نصرت (دین حق) میں مشغول ہوں۔ کہ آپ نے میرے تغافل ارسال خط کی وجہ سے اپنی روا رکھی۔ یہ کیونکر ہو سکے کہ آپ کے اخلاص محبت پر میں سوء ظن کروں سچ تو یہ ہے کہ میں نے اس زمانہ میں یہ خلوص و محبت و صدق قدم براہ دین کسی دوسرے میں نہیں پایا۔ اور آپ کی عالی ہمتی کو دیکھ کر خداوند کریم جلشانہ کے آگے خود منفعل ہوں۔ خداوند کریم عظیم الشان رحمتوں کی بارش سے آپ کے پودہ آمال دنیا و آخرت کو بارور کرے۔ جس قدر میری طبیعت آپ کی للہی خدمات سے شکر گزار ہے۔ مجھے کہاں طاقت ہے۔ کہ میں اس کو بیان کر سکوں۔ امید تھی کہ بعد واپسی سفر کشمیر آپ کی ملاقات میسر ہو۔ نہ معلوم پھر خلاف امید کیوں ظہور میں آیا۔ میں بہت مشتاق ہوں اگر وقت نکل سکے۔ تو ملاقات سے ضرور مسرور فرمائیں۔ میں بباعث تعلقات مطبع جن سے شاید چھ ماہ تک مخلصی ہو گی۔ اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ ورنہ میری خواہش تھی کہ اب کی دفعہ خود جا کر آپ سے ملاقات کروں۔ اور اگر آپ کو جلد تر فرصت نہ ہووے اور مجھے چند روز کی کسی وقت فرصت نکل آوے۔ تو کیا عجب ہے۔ کہ اب بھی میں ایسا ہی کروں۔ آپ کو میں یگانہ دوست سمجھتا ہوں۔ اور آپ کے لئے میرے دل و جان سے دعائیں نکلتی ہیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان- 31- اکتوبر 1887ء

○ مخدومی مکرمی اخویم۔(-)

دو روز سے میں نے مخمص کے لئے توجہ کرنا شروع کیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس عرصہ میں میرے گھر کے لوگ یکدفعہ سخت علیل ہو گئے۔ یعنے تیز تپ ہو گیا۔ جس کی وجہ سے مجھے ان کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کل ارادہ ہے کہ ان کو سہل دوں۔ بعد ان کی صحت کے پھر توجہ میں مصروف ہوں گا۔ اب مجھے محض آپ کے لئے اس طرف شدت خیال ہے اگرچہ مجھے صحت کامل نہیں۔ تاہم افاقہ میں' آپ نے جو فتح محمد کے ہاتھ دوا بھیجی تھی وہی کھا رہا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے' واللہ اعلم' کہ اس دوا نے کچھ فائدہ پہنچایا ہے پیرانداتا کے ہاتھ کوئی دوا نہیں پہنچی۔ اور پیرانداتا کہتا ہے کہ مجھے مولوی صاحب نے کوئی دوا نہیں دی۔ یعنے اس عاجز کے لئے آپ نے جو کچھ لکھا تھا۔ کہ پیرانداتا کے ہاتھ دوا بھیجی ہے۔ شاید غلطی سے لکھا گیا ہو (-) آپ کو یہ عاجز دعا میں یاد رکھتا ہے۔ اور امیدوار اثر ہے گو کسی قدر دیر کے بعد ہو انسان کے دل پر کئی قسم کی حالتیں وارد ہوتی رہتی ہیں آخر خداتعالیٰ سعید روحوں کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ اور پاکیزگی اور نیکی کی قوت بطور موہبت عطا فرماتا ہے۔ پھر اس کی نظر میں وہ سب باتیں مکروہ ہو جاتی ہیں۔ جو خداتعالیٰ کی نظر میں مکروہ ہیں۔ اور وہ سب راہیں پیاری ہو جاتی ہیں۔ جو خداتعالیٰ کو پیاری ہیں۔ تب اس کو ایک ایسی طاقت ملتی ہے۔ جس کے بعد ضعف نہیں۔ اور ایک ایسا جوش عطا ہوتا ہے۔ جس کے بعد کسل نہیں۔ اور ایسی تقویٰ دی جاتی ہے کہ جس کے بعد معصیت نہیں۔ اور رب کریم ایسا راضی ہو جاتا ہے کہ جس کے بعد خطا نہیں۔ مگر یہ نعمت دیر کے بعد عطا ہوتی ہے۔ اول اول انسان اپنی کمزوریوں سے بہت سے ٹھوکریں کھاتا ہے۔ اور اسفل کی طرف گر جاتا ہے۔ مگر آخر اس کو صادق پاکر طاقت کھینچ لیتی ہے (-) کتاب خطبات احمدیہ پیرانداتا کے ہاتھ پہنچ گئی۔ بعض ادویہ بھی۔ مگر اس عاجز کے لئے کوئی دوا نہیں پہنچی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

ضلع گورداسپور۔

نوٹ:۔ اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ قیاس چاہتا ہے۔ کہ 1887ء کا خط ہے۔ (عرفانی) (حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم۔ ناقل)

○ مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب (-)

عین حالت انتظار میں عنایت نامہ پہنچا۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اگرچہ ہمیشہ آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے مگر خاص طور پر آپ کی صحت کے لئے میں نے آج سے دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے آپ کے اخلاق فاضلہ کہ گویا اس زمانہ کی حالت موجودہ پر نظر کر کے خارق عادت ہیں نہایت اطمینان قلبی سے یقین دلاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اور آپ کو اپنی رحمت خاصہ سے حظ وافر بخشے گا آپ کو خدا نے ذوی الایدی والابصار کا مرتبہ عطا کیا ہے اب لوازم اس مرتبہ کے بھی وہی دے گا۔

آپ کی ملاقات کو دل چاہتا ہے۔ اور بعض احباب بھی آپ کی ملاقات کے بہت شائق ہیں جیسے بابو محمد صاحب کلرک دفتر انبالہ چھاؤنی۔ (-) سو بابو محمد صاحب سے اقرار ہو چکا ہے کہ جس وقت آپ تشریف لانا چاہیں۔ تو دس پندرہ روز پہلے انہیں اطلاع دی جائے گی۔ تب وہ رخصت لے کر عین موقعہ پر آ جائیں گے۔ (-) اس لئے ملتمس ہوں کہ آنمخدوم عزم بالجزم کر کے بیس روز پہلے مجھے اطلاع دیں۔ اور کم سے کم تین روز یا چار روز تک قادیان میں رہنے کا بندوبست کر کے مفصل اطلاع بخشیں کہ کس تاریخ تک پہنچ سکتے ہیں۔ تا اسی تاریخ کے لحاظ سے وہ لوگ بھی آ جاویں۔

مجھے یہ بات سن کر نہایت خوشی ہوئی کہ تکذیب براہین کا رد آپ نے تیار کر لیا ہے۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے اس کا احسان ہے) اس رد کے شائع ہونے کے لئے عام طور پر (-) جوش پایا جاتا ہے۔ شاید ڈیڑھ سو کے قریب ایسے خط آئے ہوں گے جنہوں نے اس کتاب کے خریدنے کا شوق ظاہر کیا ہے میں نے ابھی کام ہردو رسالہ کا شروع نہیں کیا اب شاید بیس بائیس روز تک شروع کیا جائے۔

عوام کو اس تاخیر سے جس قدر غصہ و بدظنی عائد حال ہوئی ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ خداتعالیٰ وہ سب دور کر دے گا۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ اگر خداتعالیٰ راضی ہو۔ تو انجام کار خلقت بصد ندامت خود راضی ہو جاتی ہے۔ اس خط کو رجسٹری کرا کر اس غرض سے بھیجا جاتا ہے۔ کہ آپ مکرر اپنی صحت و عافیت سے بہت جلد اطلاع بخشیں۔ اور نیز اپنی تشریف آوری کے بارہ میں جس وقت چاہیں اطلاع دے دیں۔ مگر پندرہ یا بیس روز پہلے اطلاع ہو۔

والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان- 4- جنوری 1888ء

ایک اچھی بات

ہر امتحان کے بعد ایک انعام ملتا ہے اور ایک اور بڑے امتحان کا دروازہ کھلتا ہے۔ اگر ہم مستعدی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہیں تو خداتعالیٰ کی طرف سے انعام پہ انعام ملتے جاتے ہیں۔

الفضل کے مہمان

عام طور پر بیرونی ممالک سے جب کوئی دوست احمدیہ جماعت کے مطالعہ کے لئے ربوہ تشریف لاتے ہیں تو محترم وکیل التبشیر صاحب انہیں الفضل کے دفتر میں بھی بھجواتے ہیں اور ان کے ساتھ اکثر مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب ہوتے ہیں۔ 3- مارچ کو امریکہ کے ایک دوست مسٹر ڈین- سی- میکری جو کمپین ڈائرکٹر ہیں تشریف لائے۔ آپ واشنگٹن کے رہنے والے ہیں اور صحافت آپ کا پیشہ ہے۔ چنانچہ اس روز مکرم رشید یحییٰ صاحب کی بجائے کوئی اور دوست انہیں لے کر دفتر الفضل آئے۔ صحافت کی باتیں شروع ہوئیں تو انہوں نے اس بات میں دلچسپی لی کہ نائیجیریا میں جہاں خاکسار نے بیس سال تک قیام کیا تھا اور اخبار دی ٹروتھ جاری کیا تھا جسے بارہ سال تک ایڈٹ کرنے کی سعادت بھی خاکسار کو ملی وہاں کی صحافت کا ذکر چھڑ گیا۔ مختلف اخبارات کی افادیت اور ان کا حلقہ اثر کا ذکر ہوتا رہا اور خاکسار نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف خاکسار کو دی ٹروتھ جاری کرنے کی توفیق دی بلکہ نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کا وائس چیئرمین بھی منتخب ہوا اور بعض اوقات ایک ہی ہفتے میں چار مختلف اخبارات کو مختلف کالم اشاعت کے لئے بھیجے۔ جب خاکسار نائیجیریا سے پاکستان آ رہا تھا تو وہاں کے حکومتی اخبار جو سب سے بڑا اخبار گردانا جاتا تھا نے چاہا کہ خاکسار پاکستان سے اپنے کالم یا پاکستان کی خبریں ارسال کرتا رہے۔

مسٹر میکری نے بتایا کہ وہ صحافت کب سے کر

باقی صفحہ 6 پر

بیگم سلمٰی اظہر محمود- لاہور

حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت صاجزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی شخصیت میں معتبر ٹھہراؤ- سنجیدگی پوری بات کو غور سے سننا انتہائی شفقت اور متانت سے پیش آنا- مہمان نوازی- تمام ملنے والوں کے حالات سے واقفیت رکھنا اور ان کی چھوٹی چھوٹی چیزوں اور تبدیلیوں کی کھل کر انتہائی منفرد انداز میں تعریف کرنا- غرباء کی بہتری کے بارہ میں فکرمند رہنا اور مدد کے مواقع نکالنا اور اس طرح کے کئی اور اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے-

حضرت سیدہ موصوفہ میرے والد میجر بشیر احمد خان صاحب ولد کرنل اوصاف علی خان صاحب کے سگے پھوپھی زاد بھائی نواب محمد عبداللہ خان صاحب پسر نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی زوجہ مبارکہ تھیں اسی نسبت اور پیار کی وجہ سے میں آپ کو چچی جان کہا کرتی تھی-

1965ء میں ہمیں ربوہ قیام کا موقع ملا- قریبی تعلق کی وجہ سے اکثر چچی جان کے پاس حاضر ہونے کا موقع ملتا- ہر ملاقات ایک یادگار یادیں چھوڑ جاتی تھی- میرے نانا جان خان عبدالمجید خان صاحب آف کپورتھلہ کی تربیت کی وجہ سے میں نے بزرگوں کی خدمت کر کے ان سے دعا کی درخواست کرنے کا طریق سیکھا تھا- اسی طرح جب چچی جان کی خدمت میں حاضر ہوتی تو ایک کیفیت سی طاری ہو جاتی کہ یہ شخصیت جو آج ہمارے سامنے موجود ہے یہ حضرت بانی سلسلہ کی صاجزادی ہیں اور خدا نے مجھے نسبت دی ہے اور خدمت کا موقع فراہم کیا ہے تو کیوں نہ میں اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھاؤں اسی لالچ میں چچی جان کی خدمت میں پیش پیش رہنے کی کوشش کیا کرتی تھی- چچی جان تمام ملنے والوں سے اس قدر شفقت اور پیار فرماتیں اور ذاتی توجہ فرماتی تھیں کہ ہر شخص کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ صرف اسی کا خاصہ ہے- عزیزداری اور قرابت کی وجہ سے آپ خاص توجہ محبت اور انتہا درجہ کی شفقت فرماتی تھیں- آپ کی ذات حد درجہ مہمان نواز تھی- جب میں اپنے والدین اور بھائیوں وغیرہ کے ساتھ جاتی- تو چائے آنے پر نہایت بے تکلف اور پرتپاک انداز سے پیش آتیں- اور اکثر اوقات مجھ سے اور بھائیوں سے بہت ہی شفقت اور پیار سے فرماتیں کہ یہ باقی خشک میوہ یا پھل اپنی جیبوں میں ڈال لو اور راستہ میں کھاتے جانا- جو کہ ہم سب کو بہت ہی بھلا لگتا تھا- میں چھوٹی چھوٹی باتوں تک کے لئے چچی جان سے دعا کے لئے کہا کرتی تھی کہ چچی جان منہ پر دانے کل آئے ہیں دعا کریں یا معدہ خراب ہے آپ دعا کریں- تو پیاری چچی جان اکثر مفید نسخوں اور مشوروں سے نوازتیں اور ساتھ ہی دعا کے لئے اثبات میں جواب دیتیں-

صاجزادی بی بی فوزیہ کی شادی طے ہونے پر حضرت چچی جان نے از خود حکم فرمایا کہ تم فوزیہ کے کپڑوں کی تیاری میں مدد کرو اور اس طرح مجھے حضرت چچی جان سے دعائیں حاصل کرنے کا بڑا موقع ملا- کیونکہ میں نے مالیر کوٹلہ طرز کی کڑھائی سلائی اور خاص طرز کی چیزیں بنا کر چچی جان سے دعائیں حاصل کرنے کی پوری کوشش کی تھی-

کچھ عرصہ میرے معدہ میں سوزش رہی ایک روز کا واقعہ ہے کہ دوپہر کا کھانا لیے ایک خادمہ حاضر ہوئی تمام بچیاں جو بیٹھی تھیں ان کو فرمایا کہ جاؤ اور جا کر اپنا کھانا کھاؤ مگر مجھے آواز دے کر روک لیا اس پر ایک بچی نے جرات کر کے کہا کہ بڑی امی آپ ہم سب کو بھیج رہی ہیں اور سلمٰی کو روک لیا ہے اس کی کیا وجہ ہے ہم بھی آپ کے ساتھ کھانا کھائیں گے اس پر آپ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ اس کے معدہ میں سوزش ہے اور یہ بھی پرہیزی کھانا کھاتی ہے اس لئے یہ میرے ساتھ کھانا کھائے گی-

ایک مرتبہ حضرت چچی جان چند ماہ لندن میں قیام کے بعد واپس ربوہ تشریف لائیں تو میں نے اپنی بیماری کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ نے بڑے پیار اور شفقت سے جواب دیا کہ اب تم کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے تو تمہارے بارے میں دعا کرنے کا حکم مل چکا ہے اور میں خود ہی تمہارے لئے دعا کر رہی ہوں میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ حکم اور آپ کو- آپ انگلینڈ میں تھیں اور حالات میں نے آپ کو اپنے اب بتائے ہیں- کوئی خط نہیں لکھا اس پر آپ نے فرمایا کہ تم ایک بار انگلینڈ میں مجھے خواب میں دکھائی دیں واپسی پر لاہور میں 108 سی ماڈل ٹاؤن ٹھہری تو پھر خواب میں دکھائی دیں اور ایک رعب دار آواز نے کہا کہ جس شخص کو خواب میں دکھایا جائے اس کے لئے دعا کرتے ہیں- سو اب تم کہو نہ کہو- میں تمہارے لئے دعا کرتی رہتی ہوں- اس کے بعد میں نے محسوس کیا کہ قرابت اور عزیزداری کے علاوہ چچی جان سے ایک ایسا روحانی تعلق پیدا ہو گیا کہ جب حالات سے پریشانی لاحق ہوتی- اور میں حضرت چچی جان سے دور ہوتی تو رات دعا کر کے سونے پر اکثر و بیشتر حضرت چچی جان کو خواب میں دیکھتی اسی طرح ایک گونا گوں سکون ملتا اور پریشانی کا خاتمہ ہو جاتا-

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کے ساتھ حضرت چچی جان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے کماحقہ متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے- آمین

(ماہنامہ مصباح جنوری فروری 1988ء)

یقیناً سمجھو کہ ہر شخص اپنے اندازہ کے موافق عمر کا ایک حصہ کھا چکا ہے- بڑی عمر ہو گئی ہے- تب بھی تھوڑے دن باقی ہیں- اور تھوڑی ہے تب بھی تھوڑے ہی باقی ہیں- کیونکہ گذرنے والے زمانہ کو ہمیشہ تھوڑا خیال کیا جاتا ہے- پس یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرماں برداری کرے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یادرفتگان

میجر (ر) سید سعید احمد

محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

میری رفیقہ حیات 22- مارچ 1997ء کو اچانک چپکے سے وفات پا گئیں- میرا ان کا ساتھ 48 سال دو ماہ سے زائد بہت ہی خوشی محبت اور پیار سے گزرا- 1948ء کے جلسہ سالانہ میں ربوہ کے عظیم اجتماع میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ہمارا نکاح پڑھایا اور اس کے بعد عظیم مجمع میں دعا ہوئی- اس کے بعد کا عرصہ دوران ملازمت پاکستان کے اہم مقامات پر عزت واحترام سے گزرا-

میری پہلی لڑکی لبنٰی بیگم کی ولادت دسمبر 1950ء میں اس وقت ہوئی جب میں کوئٹہ میں تعینات تھا- حضرت صاحب نے بچی کا نام لبنٰی عطا کیا- لبنٰی کی ولادت پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے جب یہ نام رکھا تو میں نے حضرت صاحب سے اس نام کی برکت اور افادیت کے بارے میں پوچھا تو حضرت صاحب نے بچی کی والدہ کے حوالے سے فرمایا بشریٰ دودھ کی طرح میٹھی ہیں- اس لئے اس کی ماں کی نسبت سے یہ نام رکھا ہے-

اس کے بعد وہاں سے میری تبدیلی (سابق مشرقی پاکستان) حال بنگلہ دیش ہو گئی- اور بھارت کے بارڈر پر جیسور کیمپ میں ہو گئی- ایک بڑی بیرک جس میں شادی شدہ فوجی افسران کا قیام تھا' ہماری رہائش تھی- ساتھ بائیں طرف تھوڑے سے فاصلہ پر سنگل آفیسروں کا قیام تھا بشریٰ بیگم کا دینی شعار میں برقعہ میں باہر نکلنا اور مشترکہ تقریبات میں بھی برقعہ پوشی میں حصہ لینا' اس بات کا بہت ہی اچھا اثر تھا اور بہت نیک نمونہ تھا-

ایک موقع پر ایک بڑے اجتماع کی تقریب میں یہ بھی برقعہ میں ملبوس تھیں تو ایک بڑے ذمہ دار آفیسر نے اس برقعے کو سختی کے مترادف قرار دیا- ملک کو نئی نئی آزادی ملی تھی- اس وقت رجحان یہ تھا کہ عورتوں پر ایسی سختی نہیں ہونی چاہئے- جب بشریٰ بیگم کی ایسی خواتین سے گفتگو ہوئی تو انہوں نے ایسے موثر رنگ میں پردہ کی تعلیم پیش کی کہ عورتیں قائل ہو گئیں کہ واقعی برقعہ کی ضرورت ہے-

میرے کمانڈنگ آفیسر جو کہ جہلم کے دیہات کے رہنے والے تھے اور ان کی بیوی ملیشیا کی ایک سخت پابند اسلامی قانون اور پردہ تھی- مگر ملکی فضا میں وہ پردہ چھوڑ بیٹھے تھے- لیکن میری بیوی کے طرز عمل کو دیکھ کر اور دینی شعائر کی اطاعت کا نظارہ کر کے وہ بے حد متاثر ہوئے- اور میرے بارے میں ایک رپورٹ میں لکھا کہ اس افسر میں Strength of Character یعنی کردار کی مضبوطی کی خاصیت ہے-

میری بیوی اور میرے گھر کے نیک اطوار کو دیکھ کر وہاں یہ دستور بن گیا تھا کہ سنگل آفیسرز میں سے جب کسی کی شادی ہوتی تو شادی کے فوراً بعد وہ اپنی دولہن کو لے کر دو تین دن کے عارضی قیام برائے تربیت کے لئے ہمارے گھر رہنے پر اصرار کرتے- اور یہ سلسلہ عرصہ تک مختلف مقامات ایبٹ آباد' سیالکوٹ' پشاور میں جاری رہا- اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک اعزاز تھا جس کی ایک احمدی گھر کو توفیق ملی- بلاشبہ اس میں سب سے اہم کردار میری بیوی کے مثالی دینی نمونہ کا تھا-

ہمارے قیام ایبٹ آباد کے دنوں میں ایک دفعہ ہم جنرل حبیب اللہ خان کی قیام گاہ پر گئے جہاں افسران کی کوئی تقریب تھی- تو جنرل موصوف نے اٹھتے وقت' ہمارے پردہ کی پابندی پر عمل پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اب اپنی بیگم کو سیٹی بجا کر بلاؤ گے؟ میں نے کہا نہیں- اللہ تعالیٰ اپنے نظام کو از خود چلائے گا- اس بات کو چند سیکنڈ ہی گزرے ہوں گے کہ بشریٰ بیگم از خود باہر لان میں آ گئیں- جنرل صاحب بہت خوش ہوئے- وہ بہت شریف' نیک اور ہمدرد انسان تھے- یہ نظارہ دیکھ کر بے اختیار انہوں نے ہماری تعریف کی-

گھر میں بشریٰ بیگم کی ایک عظیم اور بے مثال تربیت' میری تجویز پر یہ تھی کہ سکول کی تعلیم کے دوران سب بچے کلام الٰہی باترجمہ اور باتشریح مکمل کر لیں- یہ مبارک کام گھر میں کلاس لگا کر تین سال کے عرصہ میں مکمل ہوا- اس میں ہمارے دو لڑکوں اور تین لڑکیوں نے حصہ لیا- یہ کلاس گھر میں روزانہ ہوتی- ایک پارہ ختم ہونے پر امتحان لیا جاتا- دس سوال ہوتے اور پرچہ سو نمبروں کا ہوتا-

بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ انعام مقرر تھا کہ اول اور دوم آنے والے بچے کو لاہور سے پشاور اپنی دادی کے پاس آنے جانے کے لئے ہوائی جہاز کا ٹکٹ دیا جائے گا- چنانچہ عزیزہ لبنٰی بیگم صاحبہ بیگم حبیب احمد واقف زندگی اور عزیزہ امتہ الکافی بیگم مرزا عمر احمد صاحب کو یہ اعزاز و انعام حاصل ہوا- چنانچہ عزیزم سید حسین احمد نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے وقت جو انٹرویو دیا اس میں بورڈ کے ممبران نے اس کی کلام الٰہی کی تعلیم سے واقفیت پر بڑی خوشی اور قدردانی کا اظہار کر کے اس بچہ کو دو کلاسیں بڑھا کر داخلہ دیا-

بشریٰ بیگم کے علم اور دین سے گہری واقفیت کا ایک واقعہ یوں ہے کہ لاہور میں مال روڈ پر نوجوان مشنری عیسائی لڑکیاں اپنے تبلیغی پمفلٹ تقسیم کرتی رہتی تھیں- ایک دفعہ دو ایسی ہی خواتین میری کوٹھی میں بھی وارد ہو گئیں ان کو بٹھایا- بشریٰ بیگم نے ان سے بات چیت شروع کی صالحہ درد بھی اس موقعہ پر موجود تھیں- جب وہ تبادلہ خیالات سے لاجواب ہونے لگیں تو انہوں نے سوال کیا- کہ "کیا آپ احمدی ہیں"؟ اثبات میں جواب پا کر وہ فوراً چلی گئیں-

بشریٰ بیگم کی وفات کے بعد ایک ہجوم تھا جو

باقی صفحہ 6 پر

ماہنامہ "خالد" ربوہ جون 1997ء کا اداریہ

چھٹیاں کیسے گزاریں

ماہنامہ "خالد" - ربوہ کے جون 1997ء کے شمارہ کا اداریہ۔ امید ہے ہمارے نوجوان طالب علم اس اداریہ کو غور سے پڑھیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ (ادارہ)

خدام بھائیو! جون کا شمارہ آپ تک پہنچ رہا ہے۔ اس مہینہ سے ہمارے ملک کے اکثر سکول و کالج موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں اور طلباء اپنی تعلیمی سرگرمیوں اور مصروفیات سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ اور چھٹیوں کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ اب ہم پڑھائی کرتے کرتے تھک گئے تھے اب ایک لمبا عرصہ ہمیں آرام کرنا ہے۔ اور یوں چھٹیوں کے اس غلط تصور پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کے قیمتی دنوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ چھٹی کا مطلب صرف یہ تو نہیں کہ آرام کیا جائے' آرام ضرور کیا جائے لیکن ایسا آرام کہ جو آپ کو بہت سے دیگر کاموں کے سر انجام دینے کے لئے نشاط' چستی اور قوت اور دلی خوشی اور جسمانی طاقت فراہم کرنے کا سبب بنے۔ کیونکہ صاحب ایمان کی شان تو یہ ہے کہ ویسے بھی فارغ نہیں رہ سکتا۔ ایک کام سے فراغت ہوئی تو دوسرے کام میں مصروف ہو گیا۔ اس حوالہ سے ہمیں اپنا ایک پروگرام بنانا چاہئے۔ ایک لائحہ عمل بنانا چاہئے اتنی ڈھیر ساری چھٹیوں کے بہت سارے فوائد حاصل کرنے چاہئیں۔ جتنا اچھا اور خوبصورت اور مفید سرگرمیوں پر مشتمل پروگرام ترتیب دیں گے اتنی ہی بہترین چھٹیاں گزریں گی اگر آپ ایک بہترین احمدی خادم ہونے کی حیثیت سے ایک اعلیٰ درجہ کا صاحب ایمان بننے کی خواہش رکھتے ہیں تو اپنے ان دنوں کو بے کار ضائع نہ جانے دیں ایک اچھا پروگرام بنا کر ان دنوں کو گزاریں۔

آئیں! ہم آپ کی راہنمائی کرتے ہیں ایک بھائی ہونے کے ناطے جو محبت ہے ہمارے دلوں میں' اس رشتہ سے ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں تجاویز پیش کرتے ہیں کہ اپنے پروگرام کو ان خطوں پر ترتیب دیں۔ دراصل چھٹی تو یہ مفہوم اپنے اندر رکھتی ہے کہ وہ "روٹین" جو آپ کو مجبور کئے ہوئے تھی کہ تم نے بہرحال اتنے بجے سکول یا کالج آنا ہے اور ان اوقات میں یہ یہ مضامین پڑھنے ہیں اور اتنے بجے تک پڑھنا ہے ..... لیکن چھٹی کا مفہوم یہ ہے کہ آپ اس روٹین کے اب پابند نہیں اور اس جگہ آکر پڑھنے کے پابند نہیں۔ تو گویا اب سارا انحصار اور اختیار آپ کو دے دیا گیا کہ اچھا کچھ وقت آپ اپنی مرضی اور پسند سے گزار لیں۔ تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اچھی چھٹیاں کیسے گزاری جائیں۔

O سب سے پہلے تو یہ بات ذہن میں رکھیں کہ روٹین صرف کالج' سکول جانے کی ختم ہوئی ہے "بیوت الذکر" جانے کی نہیں۔ اس لئے عبادات کا اہتمام کہیں چھٹی کی نذر نہ ہو جائے بلکہ پہلے اگر کوئی عبادت بالخصوص ظہر کی عبادت متاثر ہوتی تھی تو اب تو سکول' کالج آنے جانے کا مسئلہ نہیں اس لئے عبادات میں باقاعدگی اور اہتمام قائم رہے بلکہ پہلے سے زیادہ پر جوش طریق پر اور یاد رکھیں اگر عبادات میں غفلت ہو گئی تو ساری چھٹیوں میں ایک ایسی نحوست بھر جائے گی کہ کوئی برکت آپ کو دکھائی نہیں دے گی ایک عجیب سی بے چینی اور اضطراب اور ڈپریشن کا شکار ہو جائیں گے۔ اس لئے عبادات کا التزام اور اہتمام آپ سب سے مقدم رکھیں۔

O دوسرے نمبر پر جمعہ اور حضرت صاحب کا خطبہ سننے سے محروم نہ رہیں کہیں بھی سیر یا پکنک کا پروگرام بنے ایک تو کوشش کریں کہ جمعہ اس میں نہ آئے اور اگر آجائے تو پھر جہاں آپ پکنک میں مصروف ہیں وہیں جمعہ کی عبادت کا اہتمام کریں۔ ایک بہت پیارا منظر ہو گا۔

O ظاہر ہے کہ آپ ان فارغ وقتوں میں T.V کو نظر انداز نہیں کر سکیں گے۔ T.V ضرور دیکھیں' VCR ضرور دیکھیں۔ جس طرح کھانا ضرور کھائیں لیکن ظاہر ہے کہ آپ کھانے میں گندی چیزیں تو پسند نہیں کریں گے نا' اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ ضرور دیکھیں لیکن پیارے بھائیو! وہ دیکھیں جو آپ کی ذہنی صلاحیتوں کو اجاگر کرے۔ جو آپ کی فکری قوتوں کو جلا بخشے اور جو آپ کو ایک ہلکی پھلکی تفریح مہیا کرے' معلومات اور علم حاصل ہو اور ایک پر سکون تفریح ہو' یہ نہیں کہ ایسا پروگرام دیکھا جائے کہ TV بند کرنے کے بعد دماغ میں ایک ہلچل ہے۔ ایک بوجھ ہے' اور آپ محسوس کریں کہ TV آن کرنے سے پہلے جو بوجھ تھا بلکہ شاید نہیں تھا لیکن اب وہ پہلے والا سکون بھی جاتا رہا۔ اس لئے TV دیکھنے سے منع نہیں کیا جا رہا آپ اس میں اچھے مزاحیہ پروگرام دیکھیں' سپورٹس کے پروگرام ہیں' اور اس طرح کے ادبی پروگرام ہیں۔ اسی طرح VCR اگر استعمال کر رہے ہیں تو اچھی تاریخی اور جغرافیائی فلمیں دیکھیں۔ تفریح کی تفریح اور معلومات کی معلومات' اور ایک بہت اچھی فلموں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کے پاس اتنا وقت ہے کہ آپ VCR استعمال کئے بغیر نہیں رہ سکتے تو Wildlife کی فلمیں دیکھیں۔ جانوروں کی دنیا خدا تعالیٰ نے بہت خوبصورت دنیا بنائی ہوئی ہے۔ جنگلات' پہاڑی علاقہ جات وغیرہ ان پر مشتمل فلمیں دیکھیں۔ اور ان سب فلموں اور پروگراموں پر بھاری ایک TV چینل اور ہے جس کے بارے میں یہ آسانی ہے کہ ہمیں کسی تمہید کی ضرورت نہیں کہ کس وقت دیکھیں' کیا دیکھیں اور کون دیکھے۔ بس TV آن کریں اور بے فکر ہو کر بیٹھ جائیں۔ آپ کا بیٹھنا بابرکت ہو گا۔ آپ کا دیکھنا بابرکت ہو گا' آپ کا سننا بابرکت ہو جائے گا' وہ ماحول بابرکت ہو جائے گا اور یہ ہے MTA اپنے دن کے ایک حصہ میں MTA دیکھنا کبھی نہ بھولیں۔

O پھر سیرو تفریح ہے' یہ بھی بہت ضروری ہے اور بہت ہی ضروری ہے۔ سیر سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ آپ بیرون ملک ہی جائیں تو سیرو تفریح ہے یا مری ہی جائیں گے تو سیر ہو گی۔ آپ اپنے ہی شہر کے بعض اہم مقامات سے ناواقف ہوں گے' ان جگہوں کو دیکھیں' ان کی تاریخی حیثیت اور اہمیت کو جانیں اور وہاں جائیں۔

مثلاً لاہور ہے وہاں بے شمار تاریخی مقامات ہیں' ان تاریخی مقامات کی سیر جہاں علم میں اضافہ کا باعث بنتی ہے وہاں عبرت اور ہمتوں کے بے شمار سبق بھی اپنے اندر رکھتی ہے۔ پھر لاہور میں ہی ان جگہوں کو ڈھونڈیں اور جائیں جہاں حضرت بانی سلسلہ نے قدم رکھے تھے۔ وہ جگہیں کتنی ہی بابرکت ہوں گی۔ جہاں خدا کے اس پیارے کے قدم لگے ہوں گے ایسے قدم کہ زمین اب صدیوں ان قدموں کو ترسے گی۔ لیکن زمین پر وہ قدم اب دوبارہ اتنی جلدی نہیں رکھے جائیں گے۔ اور ان برکتوں کو حاصل کرنے والے تو اصل آپ ہوں گے۔

بہرحال سیرو تفریح بھی ضرور کریں پھر اپنے شہر سے بھی نکلیں' شمالی علاقہ جات کی طرف جائیں۔ خدا کی قدرت کو ایک حسین و دلفریب انداز میں دیکھیں اس ضمن میں آپ خدام الاحمدیہ کے ہائیکنگ کے پروگراموں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ راہنمائی لے سکتے ہیں۔

O سیر کے حوالے سے ایک بہت ہی خوبیوں اور برکتوں کا حامل پروگرام ہے اور وہ ہے "وقف عارضی" چند دنوں کے لئے آپ اپنے آپ کو وقف کریں تو ایک نئی دنیا کی سیر کریں گے آپ' آپ محسوس کریں گے کہ آپ اگر صرف سیر کرنے جاتے تو صرف ایک مقصد حاصل ہوتا لیکن وقف عارضی سے' آپ نے ایک اعلیٰ مقصد کو بھی حاصل کیا اور ساتھ سیر بھی ہو گئی اور بہت سے ایسے فوائد حاصل ہوئے کہ جو صرف سیر سے نہ ہو پاتے۔

O لیکن ان سارے کاموں میں اپنے ہوم ورک اور پڑھائی کے دوسرے کام نہ بھولیں وہ بھی ساتھ ساتھ کرتے چلے جائیں اور اگر ہو سکے تو ٹائپنگ' کمپیوٹر ٹریننگ یا اور کوئی چھوٹا موٹا ہنر ضرور سیکھیں۔ کوئی زبان سیکھنے کی کوشش کریں۔

O سب سے آخر پر ایک اہم بات اور ہے اور میں نے عمداً آخر رکھی تھی۔ اس لئے نہیں کہ اس کا مقام یا اس کی اہمیت اتنی نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ آخر پر پھر آپ کو اعلیٰ ترین مقصد کی یاددہانی ہو سکے' آپ کے ایک اعلیٰ مقام کی طرف توجہ دلائی جا سکے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ ان چھٹیوں میں جہاں آپ اتنے ڈھیر سارے کام کریں گے سیرو تفریح' کوئی اور بنتا ہے' وقف عارضی ہے' سکول' کالج کا کام ہے وغیرہ وغیرہ وہاں ایک تو آپ مجلس کا کام ضرور کریں۔ اپنے قائد صاحب' زعیم صاحب کی راہنمائی میں کوئی کام کریں۔ صدر صاحب سے ملیں کہ جماعت کا کوئی کام ہو' کسی سیکرٹری یا ناظم یا منتظم کی معاونت کریں' خدمت خلق کا کوئی کام ہو تو وہ کریں اور اس کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کے لئے زرخیز میدان ڈھونڈیں۔ اگر ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ تو ایک اچھے اور ماہر شکاری کی طرح جگہ بدلیں' نشانہ بدلیں' شکار تو موجود ہے۔ کہیں نشانہ ہی غلط نہ ہو' تو دعوت الی اللہ اور تنظیم کے کاموں کے لئے بھی کچھ وقت دیں۔ یہ دو کام ایسے ہیں کہ آپ کے چوبیس گھنٹوں کے کاموں میں ایسی برکت ڈالیں گے کہ آپ کو محسوس ہو گا کہ میں اپنے ذاتی کام تو شاید ایک ہفتہ میں اتنے نہ کر سکتا جتنے کہ ایک دن میں ہو گئے۔ وہ برکت ہو گی صرف اور صرف آپ کے دعوت الی اللہ اور جماعتی کاموں میں کچھ وقت دینے کی۔ آپ کے وقت میں برکت ہو گی' کاموں میں برکت ہو گی۔ اور پھر ان چھٹیوں میں برکت ہو گی' آپ صحیح معنوں میں ان چھٹیوں سے لطف اندوز ہوں گے اور یادگار چھٹیاں گزریں گی۔ ایک بھرپور اور ثمردار چھٹیاں۔

خدا تعالیٰ آپ کے سارے کاموں میں برکت ڈالے اور ان کچھ امور کے ساتھ ساتھ اور بے شمار اچھی باتیں رہ گئی ہوں گی ان کو اختیار کرتے ہوئے چھٹیاں گزاریں۔ مثلاً یہی کہ 25-26-27 جولائی کو کہیں سیر پر نہ چلے جائیں۔ کوئی ایسا پروگرام نہ بنا لیں کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کی نشریات سے محروم ہو جائیں۔ یاد آیا نا! یہ تین دن تو بہت خوبصورت دن ہوتے ہیں جلسہ کے دن۔ حضرت صاحب کے جلسہ سے خطابات کے دن۔ ہمیں ہمارا جلسہ سالانہ بھی یاد دلا جاتے ہیں۔ گھروں میں وہی جلسے کا سا سماں ہو جاتا ہے۔ ہم اس جولائی کو بھی دسمبر بنا لیتے ہیں۔ دسمبر میں ہم اپنے اس محبوب کو یہ سندیسے بھیجتے رہتے ہیں کہ "اسے کہنا دسمبر آگیا ہے"۔

اور جولائی میں ہم یہ سوچتے رہتے ہیں کہ یہ جو برسات آتی ہے یہ ویسے آتی ہے یا کہ ان ہجر کے مارے اور فراق کے تڑپے ہوئے احمدیوں کی آنکھوں کے آنسو ہیں جو اس برسات کا باعث بنتے ہیں۔ اے خدایا! کیا ابھی تک سینے پہ غم کا طور لئے یہ پیارا پھرتا رہے گا۔ کیا دشت سینا' کا یہ سفر ختم نہیں ہوا۔ اے مولا! اب وہ وقت بھی جلد لے آ کہ جب یہ سارے غم ختم ہو جائیں' آنکھوں کو ان کی ٹھنڈک نصیب ہو جائے اور ہجرتوں کا یہ سفر اب مکمل ہو۔ اے خدایا! اب "کل یا پرسوں" پر نہ ٹال۔ بہت سارے یہ حسرت لئے اس دنیا سے چلے گئے اب تو ہمارے صبر کا امتحان نہ لے۔ لے خبر جلدی کہ.....

فتح و نصرت کے ساتھ وہ جلوہ گر ہو جو دل کی ساری حسرتوں کو پورا کر دے وہ جلسہ اور وہی جلسہ کی رونق' ہم دیکھیں سنیں اور محسوس کر سکیں۔ اور دیکھنے والے ایک دفعہ پھر دیکھیں کہ کوئی "قادر مطلق" واقعی ان کا "یار" ہے جو آ چکا ہے۔

بہرحال اپنی دعاؤں میں یہ ایک دعا بھی ضرور شامل کریں اور ایک خوبصورت اور پاکیزہ اور صحت مند تفریح کے ساتھ اپنی چھٹیاں گزاریں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہمیشہ ساتھ ہو۔

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسلامی کانفرنس بمقابلہ امریکی ایوان نمائندگان

اسلامی کانفرنس کی تنظیم نے بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے سے متعلق امریکی ایوان نمائندگان کی قرارداد کی مذمت کی ہے۔ اور اسے دنیا بھر کے مسلمانوں کی توہین قرار دیا ہے۔ جدہ میں اسلامی کانفرنس تنظیم کے جنرل سیکرٹری عزیز الدین تاراکی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکی ایوان نمائندگان کی یہ قرارداد مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرنے کی خطرناک کوشش ہے۔ جس سے مشرق وسطی میں پائیدار اور جامعہ امن کے قیام کے لئے بین الاقوامی برادری کی کوششوں کو نقصان پہنچے گا۔

امریکہ کے سیاسی نظام پر یہودیوں کا جو کنٹرول ہے اس کی وجہ سے امریکی عوامی نمائندے یہودیوں کی حمایت کرتے رہتے ہیں۔ جب بھی عربوں اور اسرائیل کے مفادات کے ٹکراؤ کا سوال پیدا ہوتا ہے امریکہ ہمیشہ اسرائیل کی حمایت کرتا ہے۔ امریکہ کو سیکیورٹی کونسل جیسے عالمی اداروں میں کوئی قرارداد ویٹو کرنے کی ضرورت کم ہی محسوس ہوتی ہے لیکن جب بھی امریکہ نے ویٹو استعمال کی ہے وہ اکثر و بیشتر اسرائیل کی حمایت کے لئے کیا گیا ہے۔ اسلامی سربراہی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل کا یہ بیان عالم اسلام کی امنگوں اور جذبات کی عکاسی کرتا ہے کہ بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مسلمانوں ملکوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل کے بیان کی تائید کریں اور امریکی رائے عامہ پر مسلمانوں کے جذبات واضح کر دیں۔ خاص طور پر جو اسلامی ممالک امریکہ کے بڑے حامی شمار ہوتے ہیں ان کو اس سلسلے میں سرگرمی دکھانی چاہئے کیونکہ جہاں یہودیوں کی دولت امریکہ پر اثر انداز ہوتی ہے وہاں پر عربوں کی تیل کی دولت بھی اپنا اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر: ریاستی حکومت بمقابلہ فوج

مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت اور وہاں پر متعین بھارتی فوج میں شدید اختلافات کی خبریں ملی ہیں۔ یہ اختلافات اس وقت پیدا ہوئے جب شمالی کشمیر میں تعینات بھارتی فوج کے میجر جنرل جے ایس یادو نے الزام لگایا کہ ریاستی قانون ساز اسمبلی کے ممبران پاکستان کی فوج کی خفیہ تنظیم آئی ایس آئی (انٹر سروسز انٹیلی جنس) کے ایجنٹ ہیں اور وہ پاکستان کی شہ' پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام لگا رہے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کی اسمبلی کے ممبران نے جنرل یادو کے اس بیان پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان کے غیر ذمہ دارانہ بیان پر اس رد عمل سے مرکزی حکومت کو آگاہ کریں۔

مقبوضہ کشمیر کی قانون ساز اسمبلی میں بھوجن سماج پارٹی کے رہنما شیخ عبدالرحمٰن نے کہا کہ بھارتی جرنیل کے غیر ذمہ دارانہ بیانات کے خلاف اسمبلی میں قرارداد پیش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ جنرل نے ممبران کی توہین کی ہے اور ان کی نیت پر شک کر کے ان کے کردار پر انگلی اٹھائی ہے۔ جنرل کا یہ اقدام فوجی ضوابط کی بھی خلاف ورزی ہے۔ ریاستی اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں بیشتر ممبران نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھارتی فورسز اور ٹاسک فورس کے اہلکار ریاست میں انسانی حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

○○○

ترکی میں نئے انتخابات کی توقع

ترکی میں نئے انتخابات کی توقع کی جا رہی ہے۔ نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ جو چند دنوں میں وزارت عظمیٰ کا منصب سنبھالنے والی ہیں نے کہا ہے کہ ملک کے سیاسی مسائل کا حل عام انتخابات کے انعقاد میں ہے۔ مدر لینڈ پارٹی کی سربراہ جو ملک کی سابق وزیر اعظم رہ چکی ہیں اسلام پسند حکومت کے ساتھ حلیف ہیں اور دونوں کے معاہدے کے تحت مخلوط حکومت کا ایک سال گزرنے کے بعد اب وزارت عظمیٰ کی ذمہ داری مسز تانسو چیلر پر عائد ہونے والی ہے تاہم مسز چیلر اور موجودہ وزیر اعظم نجم الدین اربکان کے درمیان نئے انتخابات پر اتفاق رائے ہو چکا ہے۔

سوال یہ ہے کہ اگر آئندہ انتخابات میں مسٹر اربکان کی پارٹی دوبارہ سب سے بڑی پارٹی بن گئی یا قطعی اکثریت ہی حاصل کر گئی تو ترکی کا سیاسی مستقبل کیا ہو گا۔ کیا فوج دوبارہ مسٹر اربکان کو حکومت سنبھالنے کی اجازت دے گی مسز چیلر اور مسٹر اربکان دونوں کا نئے انتخابات پر اتفاق رائے یہ بات بتا رہا ہے کہ دونوں کو اپنی کامیابی کا یقین ہے۔ جب ایسی صورت حال ہو تو یہ اندازہ قائم کرنا کوئی غلط نہ ہو گا کہ دونوں کے ووٹ قریباً قریباً برابر ہیں۔ یہ علامات ترکی کے مستقبل کی سیاسی صورت حال کے لئے زیادہ امید افزا نہیں ہیں۔ اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ اسلام پسند اور سیکولر قوتوں کے درمیان قطعی فیصلہ ہونے میں ابھی وقت لگے گا اور یہ درمیانی عرصہ بدامنی پر بھی منتج ہو سکتا ہے۔ الجزائر کی ہولناک مثال بہت خدشات پیدا کر رہی ہے۔

○○○

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

تحریک جدید کے چندے کی طرف

خصوصی توجہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

"مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ہزارہا احمدی بچے بڑے ہو کر مالی قربانی میں شامل ہوئے کہ بچپن میں ان کی ماؤں نے ان کو تحریک جدید کے نظام میں شامل کر دیا تھا اور یہ بہت ہی دیرپا اثرات ہیں جو تحریک جدید کے چندوں کے ظاہر ہوئے اور جو نسلیں قربانیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں ان میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا شامل ہے۔ جن کو آغاز میں تحریک جدید سے مالی قربانیوں کے چسکے پیدا ہوئے اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایسا چسکا پڑ گیا کہ پھر وہ رہ نہیں سکتے تھے۔ چندوں کے بغیر۔ اس لئے تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اسے ضرور زندہ رکھنا چاہئے اس کی برکتیں قیامت تک جاری رہیں گی اور قیامت تک اس کو یاد بھی رہنا چاہئے۔"

بقیہ صفحہ 3

رہے ہیں اور وہ اسے کسی حد تک پسند کرتے ہیں۔ اسی دوران میں نے ایک کتاب کا ذکر کیا جو مینڈل سن نے لکھی ہے جس کے تین حصے ہیں۔ ایک حصہ عیسائیت سے تعلق رکھتا ہے ایک دین حق سے اور ایک وہاں کے مقامی مذہب سے جسے بت پرست مذہب بھی کہا جا سکتا ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ یہ کتاب مجھ تک کس طرح پہنچی اور جب میں نے اسے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دین حق کا حصہ خاکسار کے ایک ریڈیو براڈ کاسٹ سے لیا گیا ہے۔ (اس کتاب کا وہ حصہ جو دین حق سے تعلق رکھتا تھا وہ خاکسار کے براڈ کاسٹ سے شروع کیا گیا) متعدد پروگراموں میں سے ایک ریڈیو کا پروگرام جو خاکسار کے ذمہ مستقل طور پر لگایا گیا تھا وہ تھا دین حق کا نقطہ نظر اس میں بعض احباب سوال بھیجتے تھے تقریباً چھ سوال۔ اور ہر ہفتے ان چھ سوالوں کا جواب دیا جاتا تھا۔ ریڈیو کے ایک پروڈیوسر یہ سوال پڑھتے تھے اور خاکسار جواب دیتا تھا۔ ان میں سے تین چار سوال لے کر اس کتاب میں شامل کئے گئے اور بتایا گیا کہ یہ صحیح طور پر دین حق کا چہرہ دکھانے والی بات ہے کیونکہ عام طور پر عیسائی جو واپس جا کر بیان کرتے ہیں اس میں خاصہ مبالغہ ہوتا ہے۔ ان کی اپنی رائے شامل ہوتی ہے اور اس طرح دین حق کا حقیقی چہرہ سامنے نہیں آتا۔ کہنے لگے کہ اگر آپ کے پاس یہ کتاب نہ ہو تو میں آپ کو بھیج دوں۔ کیونکہ یہ صاحب میرے گھر کے بالکل قریب رہتے ہیں اور ان کی بیٹی میری بے بی سٹر ہے یہ سن کر ان کے ساتھ اور بھی تعلق مضبوط ہوتا نظر آیا۔

مسٹر میکری نے بہت سی معلومات حاصل کیں اور انہیں اپنی نوٹ بک میں نوٹ بھی کیا اور یہ وعدہ بھی کیا کہ واپس جا کر وہ مجھ سے خط و کتابت شروع کریں گے اور اس امید کا اظہار کیا کہ انہیں ان کے خطوں کا جواب ملتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں صحافی کے طور پر بہت کچھ جاننے کا خواہش مند ہوں۔ آپ سے اب جو تعلق پیدا ہو گیا ہے اس کے نتیجے میں امید ہے کہ مجھے بہت سی معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔

ان باتوں کے علاوہ کچھ ذاتی باتیں بھی ہوئیں۔ کچھ انہوں نے بتایا کچھ میں نے بتایا اور یہ ملاقات بڑے خوش گوار ماحول میں انجام پذیر ہوئی۔ امید ہے مسٹر میکری کو جب بھی موقعہ ملے گا یا جب بھی ضرورت پیش آئے گی وہ ضرور الفضل کے ایڈیٹر کو یاد فرمائیں گے۔

(ان - ک)

بقیہ صفحہ 4

تعزیت کے لئے آتا رہا۔ عزیزوں نے بھی بڑی ہمدردی اور شفقت کا اظہار کیا۔ ملک کے باہر سے متعدد تاریں، تعزیت نامے اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان کے جواب بھی دیئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ ہم سب غمزدہ ہیں۔ کہ یہ اچانک سب کچھ ہوا اور ختم ہو گیا۔ میں تو غمزدہ ہوں اور رہنا ہے 1948ء سے اس زندگی کی ابتدائی ہوئی اور مارچ 1997ء کو اختتام ہوا۔

عزیزان مقیم لاہور نے بہت ہی عمدگی اور سلیقہ سے وفات کے بعد انتظامات اور جنازہ اور تدفین کو سنبھالا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے۔ سب سے پہلے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا جہلم سے تعزیت نامہ ملا۔ مجھے یاد آیا کہ ہماری شادی کے بعد بھی سب سے پہلے انہی کی طرف سے مبارکباد ملی تھی۔ گویا ہر دو مواقع پر انہوں نے اولیت حاصل کی۔ شکریہ۔

مکرمہ صالحہ درد صاحبہ، مکرم عیسیٰ درد صاحب نے بڑی مستعدی سے انتظام و انصرام موقع پر کیا۔ اللہ ان کو جزا دے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فون پر تعزیت فرمائی اور اس کے بعد تحریری تعزیت نامہ بھی ارسال فرمایا۔ اس کو پیش کرتے ہوئے اپنے اور اپنے بچوں کے لئے دعا کی درخواست اور بشریٰ بیگم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم بشریٰ بیگم کے نام کو اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لنڈن سے تحریر فرمایا۔

پیارے مکرم میجر سعید احمد صاحب آپا بشریٰ کی وفات کی خبر میرے لئے بہت بڑے صدمہ کا باعث بنی۔ سب نے اللہ کی طرف جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔ بہت نیک دعا گو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتی تھیں۔ بچوں کو اپنے رنگ میں رنگین کیا۔ خدا کے فضل سے اب وہ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ حدیث سے خاص شغف تھا۔ وہ خوبی انہوں نے اپنے والد محترم سے ورثہ میں پائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ میری طرف سے دلی تعزیت کے جذبات پیش ہیں۔ خدا آپ کو صبر جمیل کی توفیق دے اور صحت دے۔ حامی و ناصر ہو۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حمید اللہ سیال صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع قصور کا بیٹا شدید بیمار ہے احباب سے اس کی جلد کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نعیم اللہ صاحب آف فرینکفورٹ جرمنی دماغی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار چک نمبر147/RB چوہڑی ضلع فیصل آباد. بقضائے الٰہی مورخہ 28- مئی 1997 کو ملتان میں بعمر 94 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم چوہدری قائم علی صاحب نمبردار تلونڈی جھنگلاں نزد قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بڑی بیٹی تھیں۔

موصیہ ہونے کے باعث آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور 29 مئی بعد جمعہ بیت الاقصیٰ میں آپ کا جنازہ ادا کیا گیا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حکیم نذیر احمد صاحب رہان مربی سلسلہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست ہے کہ موصوف کی بلندی درجات کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلان

○ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آف پاکستان نے گریجوایٹس اور نان گریجوایٹس کے لئے PPT ٹسٹ کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 27 جولائی کو ہو گا اور داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 1997ء ہے۔ فارم وغیرہ 20 روپے کے عوض ICAP کے مختلف شہروں میں واقع دفاتر سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ٹیسٹ فیس 700 روپے ہے۔ ٹیسٹ کراچی' لاہور' اسلام آباد' فیصل آباد' پشاور' ملتان' سیالکوٹ' کوئٹہ اور حیدر آباد میں ہو گا۔

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے ایم ایڈ اور ایم اے ایجوکیشن میں داخل کا اعلان کیا ہے۔ ایم ایڈ میں B.ED./B.Sc./B.A سیکنڈ ڈویژن اور کم از کم 3 سالہ تدریسی تجربہ کی حامل خواتین و حضرات داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

ایم اے ایجوکیشن (فاصلاتی تعلیم) میں B.Sc./B.A سیکنڈ ڈویژن کی حامل خواتین و حضرات داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔

داخلہ فارم یونیورسٹی یا علاقائی دفاتر سے مبلغ 100 روپے کے عوض حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 جولائی 1997ء ہے۔

○ وہ تمام احمدی طلباء وطالبات جو پاکستان کے کسی بھی حصہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں وہ نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو مندرجہ ذیل معلومات ارسال کریں۔

1۔ تعلیمی ادارہ میں کرائے جانے والے کورسز کی تفصیل۔

2۔ ادارہ میں داخلہ کا طریق و تعلیمی اخراجات کی تفصیل۔

3۔ تعلیمی ادارہ اگر پوسٹ گریجوائیٹ معیار کا ہے تو کورسز کی تفصیل کے علاوہ سالانہ تحقیقی رپورٹ۔ (نظارت تعلیم)

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں

ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات وصدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ (1) 20 تا 26۔ جون 97ء کو ہفتہ تعلیم منایا جارہا ہے۔

(2) 27۔ جون 97ء کو مرکزی امتحان ہوں گے۔

براہ کرم یہ ہفتہ بھرپور انداز سے منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(3) جون 97ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں" بدر اطفال مقرر ہے۔ اطفال سے اس کتاب کا مطالعہ کروانے کی درخوات ہے۔

(نائب مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

زیارت مرکز واقفین نو ضلع بدوملہی

○ مورخہ 24-اپریل 1997ء بروز جمعرات بدوملہی ضلع نارووال سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم عزیز شاہد صاب سیکرٹری وقف نو بدوملہی کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں احمد آباد سے 5 واقفین نو جبکہ حلقہ امارت بدوملہی سے 10 واقفین نو شامل تھے۔ اس کے علاوہ 8 خواتین اور مرد احباب شامل تھے۔

وفد کے قیام وطعام کے لئے دار الضیافت میں انتظام کیا گیا تھا۔ اگلے روز 25 اپریل بروز جمعہ واقفین نو کی ملاقات مکرمہ صاجزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان سے کراوئی گئی۔ آپ نے واقفین نو کو مفید نصائح سے نوازا۔ اس سے قبل واقفین نو کو بہشتی مقبرہ اور سوئمنگ پول کا وزٹ کروایا گیا۔ وفد کو نمائش بھی دکھائی گئی۔ وفد نے جمعہ بیت الاقصیٰ میں ادا کیا شام 5 بجے وفد کے ممبران نے حضرت صاحب کا خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دار الضیافت میں سنا۔

وفد کی ملاقات مکرم میر قمر سلیمان احمد نائب وکیل وقف نو سے کروائی گئی۔ اس ملاقات میں محترم میر صاحب نے واقفین نو کے علمی و تربیتی امور کے جائزہ کی طرف توجہ دلائی۔ اس دوران محترمہ ڈاکٹر امتہ الرقیب صاحبہ نے واقفین کا طبی معائنہ کیا اور انہیں صحت کے سلسلے میں مفید مشورے بھی دیئے۔ اس طبی معائنہ کا انتظام محترم میاں اعجاز احمد صاحب طاہر نے کیا۔

مورخہ 27-اپریل 1997ء بروز اتوار یہ وفد مرکز سلسلہ کی حسین یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

وکالت وقف نو محترم عزیز شاہد صاحب سیکرٹری وقف نو بدوملہی کی بے حد ممنون ہے جنہوں نے بڑی محنت اور کوشش کے ساتھ یہ پروگرام ترتیب دیا۔ اسی طرح مکرم طارق جاوید صاب سیکرٹری وقف نو احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ نے بڑی محنت کے ساتھ اس وفد کے انتظامات کے لئے کوشش کی۔ وکالت ان کی بے حد ممنون ہے۔

(وکالت وقف نو)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں' ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان' دوکان' زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سوفیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

بقیہ صفحہ 1

تھے۔ لیکن روزہ رکھتے ہی وہ اس کے قریب آ گئے اور ان کے اعصاب کو قرار اور اطمینان اور ایک قسم کا سکون حاصل ہو گیا۔

پس ایک شخص جس کی حس بہت موٹی ہو۔ وہ اگر کسی امر کے اثر کو تسلیم نہیں کرتا تو اس کے اس خیال کی وجہ سے باقیوں کے تجربے اور مشاہدے کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ایک شخص کہتا ہے خدا کو میں نے نہیں دیکھا۔ خدا کوئی نہیں۔ لیکن دوسرے مشاہدوں کی اس شہادت کی موجودگی میں کہ ہم نے خدا کو دیکھا ہے اور وہ ہم کو نظر آیا ہے۔ اس کی بات کو کب وقعت حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی طرح ایک شخص جو یہ کہتا ہے کہ خدا کلام نہیں کرتا۔ اس کی اس بات کو ہم اس کا خیال کہہ سکتے ہیں۔ لیکن وہ لاکھوں انسان جنہوں نے خدا کے کلام کو سنا ہے اور وہ روحانی امور کے اثرات کے شاہد ہیں۔ ان کی شہادت کا کسی طرح انکار نہیں کیا جاسکتا۔ پس روحانی امور میں بھی اسی طرح فوائد اور اثرات مرتب ہوتے ہیں جس طرح جسمانی اور مادی امور میں انسان نفع یا نقصان حاصل کرتا ہے۔ گو وہ محسوس کرے یا نہ کرے۔

(الفضل 3- اپریل 1925ء)

خبریں

ربوہ : 19- جون-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 28 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے موٹروے کی تعمیر پر حکام کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ہدایت کی ہے کہ اس منصوبہ کی تعمیر میں حائل تمام فنی۔ مالیاتی اور انتظامی روکاٹیں ختم کرکے اس اہم قومی منصوبے کو بہرصورت اسی سال مکمل کیا جائے۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے قومی اسمبلی میں سوالات کے جواب دیتے ہوئے بتایا کہ سعودی عرب میں دو سو پاکستانی افراد ہیروئن سمگلنگ میں پکڑے گئے ہیں ان کے سر قلم کردیئے جائیں گے۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ پاکستان بھارت سرحد کے ساتھ خاردار تار لگانے کی تجویز زیر غور ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی حکومت سیالکوٹ سے بہاولنگر تک بین الاقوامی سرحد کے ساتھ ساتھ خاردار تار اور برقی ٹاور تعمیر کررہی ہے۔

○ کراچی میں دہشت گردوں نے مزید 8۔ افراد کو ہلاک کردیا ہے۔ جن میں ایک مقامی اخبار کے سب ایڈیٹر بھی شامل ہیں۔ رجسٹریشن آفس کے افسر کو اغوا کے بعد ہاتھ پشت پر باندھ کر گولیوں سے چھلنی کردیا گیا۔ تھورانی گراؤنڈ میں دہشت گرد خون میں لت پت ایک لاش چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے رکن قومی اسمبلی کنور خالد یونس نے کہا ہے کہ اگر حکومت ہمیں تحفظ نہیں دے سکتی تو کراچی کو فوج کے حوالے کردیا جائے۔ اور رینجرز کو واپس بلایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ رواں ماہ کے دوران ایم کیو ایم کے 20۔افراد دہشت گردوں کے ہاتھوں مارے گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کراچی میں امن و امان کے قیام اور دہشت گردی کے واقعات پر قابو پانے کے لئے ایم کیو ایم کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

○ قومی اسمبلی کی دفاع اور دفاعی پیداوار کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کرنل (ر) غلام سرور چیمہ نے کہا ہے کہ فوجی سربراہوں نے دفاعی بجٹ میں کمی کی تجویز خود پیش کی تھی۔ فوج کے نمائندوں نے مزید فنڈز کا مطالبہ نہیں کیا تھا۔ پاکستان کے پاس پرتھوی کا توڑ موجود ہے۔

○ امریکی ریاست ورجینیا میں امریکہ کے خفیہ ادارے سی آئی اے کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے سی آئی اے کے دو ایجنٹوں کے قتل اور تین افراد کو زخمی کرنے کی واردات میں مطلوب پاکستانی باشندے ایمل کانسی کو چار سال کی روپوشی کے بعد گرفتار کرکے امریکہ کے حوالے کردیا گیا ہے۔ ایمل کانسی 10 خطرناک ملزموں کی فہرست میں شامل تھا۔ اور گرفتاری پر 20 لاکھ ڈالر انعام رکھا گیا تھا۔ اس کی گرفتاری پاکستان افغانستان کی سرحد پر عمل میں آئی۔

○ قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کرتے ہوئے حکومتی ارکان نے زرعی ٹیکس کے نفاذ پر شدید نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ زرعی ٹیکس نافذ کرکے ہمیں دیہات میں جانے کے قابل نہیں چھوڑا گیا۔ کاشتکاروں کے مفادات نظرانداز کردیئے گئے ہیں۔ پیپلزپارٹی کے حشر کو یاد رکھا جائے۔ وزیر اعظم کے گرد خوشامدیوں کا گھیرا ہے۔ زرعی ٹیکس لگنے کے بعد مسلم لیگ کو دیہات میں ایک ووٹ بھی نہیں ملے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ احتساب ایکٹ کے بارے میں صدر صاحب کا اپنا نکتہ نظر ہو سکتا ہے۔ گنجائش ہوئی تو اس ایکٹ کو بہتر بنائیں گے۔ پونے چار ماہ کے دوران ہو سکتا ہے کہ ہم عوام کی توقعات پر پورے نہ اترے ہوں۔ مگر ہم خلوص نیت کے ساتھ ملک و قوم کی بہبود کے لئے کام کررہے ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں او جی ڈی سی میں بطور مینجمنٹ ٹرینی افسر بھرتی ہونے والے 450 ملازمین کو برطرف کردیا گیا۔ جنہوں نے اسلام آباد میں او جی ڈی سی کے ہیڈ آفس پر قبضہ کرکے قائمقام چیئرمین ڈائریکٹر فنانس فرحت حسین کو ان کے دفتر میں یرغمال بنا کر دفتر پر قبضہ کرلیا اور ناانصافی کے خلاف طالبان طرز پر تحریک چلانے کی دھمکی دی ہے۔

○ بھارت میں ایرانی سفیر علی رضا عطا نے نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں طالبان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے بھارت اور دیگر ہمسایہ ملکوں پر انتہائی منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ سب سے زیادہ منفی اثر بھارت پر ہوگا۔ اور جموں و کشمیر، میں جاری مسلح تحریک آزادی کو تقویت ملے گی اس لئے بھارت کو مداخلت کرنی چاہئے۔

○ بغاوت اور دیگر مراعات کے تحت سزا پانے والے فوج کے میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی، بریگیڈیئر مستنصر باللہ کرنل منہاس اور کرنل عنایت اللہ خان نے اپنی سزاؤں کے خلاف اپیل کردی ہے۔ ایک لیفٹیننٹ جنرل اور دو میجر جنرلوں پر مشتمل کورٹ آف اپیل تشکیل دی گئی ہے جو 10 جولائی کو راولپنڈی میں سماعت شروع کرے گی۔

○ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں سے انکم ٹیکس کٹوتی کا نیا فارمولا تیار کیا گیا ہے۔ جس کا اطلاق یکم جولائی 1997ء سے 30 جون 1998ء مالی سال کے دوران ہوگا۔ اس فارمولے پر عمل درآمد کی بدولت سکیل 17 سے 22 کے افسر 180 روپے سے 1310 روپے تک زائد رقم گھر لے جایا کریں گے۔ خود مختار۔ نیم خود مختار اداروں اور بینک ملازمین کو بھی سہولت ملے گی۔

○ اوکاڑہ کے کئی دیہات میں خسرہ کی وبا سے 6 بچے ہلاک اور درجنوں مختلف ہسپتالوں میں داخل ہو گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شیخ ریاض احمد سمیت ہائی کورٹ کے سینئر ججوں نے ہائیکورٹ کے تین ججوں پر مالی بدعنوانی کے الزامات پر مبنی خبر شائع ہونے کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کسی جج کے خلاف تحقیقات نہیں ہو رہی۔

○ پنجاب کے سابق چیف سیکرٹری اور سابق وفاقی سیکرٹری تجارت بریگیڈیئر (ر) اسلم حیات قریشی کو احتساب سیل کی ہدایت پر گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ان پر چاول کی برآمد میں کروڑوں روپے کے "گھپلوں" میں مبینہ طور پر ملوث ہونے کا الزام ہے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ واپڈا سفید ہاتھی ہے۔ اس میں بدعنوانیاں ختم کئے بغیر اس کی حالت بہتر نہیں بنائی جاسکتی۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن اور قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ڈس انفارمیشن کا بجٹ حکومت کو لے ڈوبے گا۔ اور اس کی ساری ذمہ داری مغرب کے اقتصادی غلام سرتاج عزیز پر ہوگی۔

○ محکمہ تعلیم پنجاب میں بھی 58 سال کی عمر یا تیس سال کی سروس والے ملازموں کو گولڈن شیک ہینڈ دے کر ملازمت سے فارغ کردیا جائے گا۔ اس کا اطلاق نئے مالی سال سے ہوگا۔ اس کا طریق کار اس طرح ہوگا کہ آخری تنخواہ کی بنیادی رقم پر سو تنخواہیں دی جائیں گی اور گولڈن شیک ہینڈ کے بعد پنشن نہیں دی جائے گی۔

○ ترکی کے وزیر اعظم نجم الدین اربکان نے اپنا استعفیٰ صدر سلیمان ڈیمرل کو سونپ دیا ہے۔ جبکہ اقتدار تانسو چیلر کے حوالے کردیا ہے۔ اس نئی صورتحال سے فی الحال ترکی میں فوجی انقلاب کا خطرہ ٹل گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت صرف ایک دھرنے کی مار ہے ملک کی حالت صرف ہم سدھار سکتے ہیں۔

○ وزیر اعظم کے احتساب سیل نے وزیر اعظم ہاؤس میں پولو گراؤنڈ کی تعمیر پر سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف علی زرداری کے خلاف اختیارات کے تجاوز کے الزامات پر تحقیقات مکمل کرلی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ زرداری نے قومی خزانہ کے چار کروڑ روپے پولو گراؤنڈ پر ضائع کردیئے۔ گرین بیلٹ میں پولو گراؤنڈ کے لئے ہیوی مشینری تین سال تک بغیر معاوضے کے استعمال کی گئی۔

○ ایران نے افغانستان کے مسئلے کے حل کے لئے پانچ سرحدی ملکوں کی مجوزہ کانفرنس کی پاکستانی تجویز کی مکمل حمایت کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس کانفرنس سے افغانستان میں قیام امن کی راہ ہموار ہو گی۔ کانفرنس میں پاکستان، ایران، ازبکستان، تاجکستان اور چین شریک ہوں گے روس اور امریکہ بطور مبصر شرکت کریں گے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایران کے نو منتخب صدر محمد خاتمی سے ملاقات کی اور انہیں کامیابی پر مبارکباد پیش کی ہے۔

○ واشنگٹن ٹائمز نے ایک اعلیٰ بھارتی اہلکار کے حوالے سے یہ خبر بتائی ہے کہ بھارت میں پرتھوی میزائل دھڑا دھڑ بن رہے ہیں جو منصوبہ کے تحت فوج کے حوالے کئے جا رہے ہیں۔

سیل - سیل - سیل
فون 213161
لان پرنٹ وسادہ کرنکل ماربل کاٹن سادہ و پرنٹ جارجٹ
سادہ و پرنٹ برقعہ کیلئے۔ ریڈی میڈ کوٹ برقعہ
سیل جاری ہے فائدہ اٹھائیں الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز، غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
ہرکولیس
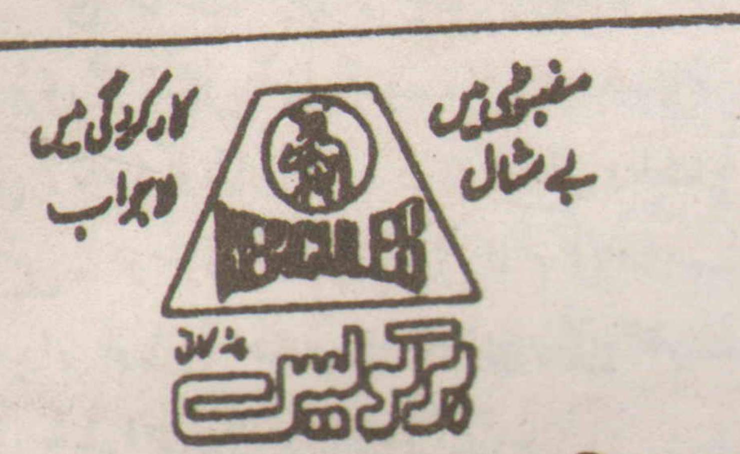
اسپیشلسٹ
• پڑکمانی • • •
میاں بھائی
10- منٹگمری روڈ، لاہور
فون : 223372 223373

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان برقبہ دس مرلہ جسمیں بجلی پانی موجود ہے نزد بیت البشیر دارالعلوم جنوبی ربوہ برائے فروخت موجود ہے۔
رابطہ کیلئے : رانا لطف الرحمٰن خالد راجپوت
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ